مَرْکَزُ الاِقْتِصَادِ الاِسْلَامِی
Islamic Economics Centre
دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

ایک کی زمین اور باقی کام دوسرے پر ہوں تو مزارعت کا حکم

ریفرینس نمبر: IEC-418 تاریخ: 13-11-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم دو بندے مل کر باہم عقد مزارعت کرنا چاہ رہے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص کی طرف سے 4 ماہ کے لئے صرف زمین ہوگی اور اس پر پیاز کی فصل لگائی جائے گی اور دوسرا شخص یعنی مزارع تمام اخراجات اٹھائے گا اور کام بھی سارا مزارع ہی کرے گا۔ زمین کا مالک صرف زمین دے گا، نہ وہ کام کرے گا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی طرح کا خرچہ اٹھائے گا۔ اب اس عقد مزارعت میں جو بھی پیداوار ہوگی وہ دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگی۔ کیا اس طرح عقد مزارعت کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دو افراد کا اس انداز میں عقد مزارعت کرنا کہ ایک فرد صرف زمین دے گا اور مزارع، سارے کام کرے گا اور ان کاموں پر آنے والے اخراجات بھی مزارع کے ذمہ ہوں گے، یہ عقد شرعا درست ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگرچہ قول ظاہر الروایہ کے مطابق فصل کی کٹائی وغیرہ طے شدہ نفع کے تناسب سے لازم آتے ہیں، لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کے مطابق اگر عاقدین باہم طے کر لیں کہ ایک فرد صرف زمین دے گا اور باقی سب کام اور اُن کے اخراجات مزارع برداشت کرے گا، تو یوں عقد کرنا درست ہے۔ اسی پر کثیر فقہائے احناف نے بسبب تعامل فتوی دیا ہے اور اسی قول کو اصح قرار دیا گیا ہے۔ **لہذا پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عقد مزارعت کرنا عرف و تعامل کی وجہ سے بالکل جائز ہے۔**

ایک فرد صرف زمین دے گا، باقی سارے کام مزارع کے ذمہ ہوں گے یہ جائز ہے، چنانچہ مزارعت کے جواز کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ایک شخص کی زمین اور بیج اور دوسرا شخص اپنے ہل بیل سے جوتے بوئے گا یا **ایک کی فقط زمین باقی سب کچھ دوسرے کا یعنی بیج بھی اسی کے اور ہل بیل بھی اسی کے اور کام بھی یہی کریگا** یا مزارع صرف کام کریگا باقی سب کچھ مالک زمین کا، یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔“

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 289، مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک عرف کی وجہ سے تمام کام مزارع پر ڈالنا جائز ہے یہی قول مفتی بہ ہے، چنانچہ تنویر الابصار والدر المختار میں ہے: ”(وصح اشتراط العمل) کحصاد ودیاس ونسف علی العامل (عند الثانی للتعامل وھو الاصح) وعلیہ الفتوی ملتقی “یعنی: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام کاموں مثلاً: کٹائی، دانوں کو بھوسے سے الگ کرنے اور چھاننے کو تعامل کے سبب مزارع پر لازم قرار دینا بھی صحیح اور درست ہے، یہی قول اصح ہے، اسی پر فتوی ہے۔ (تنویر الابصار والدر المختار، جلد9، صفحہ471، دار المعرفہ بیروت)

اس کے تحت خاتم المحققین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”واذا شرط علیہ لزمہ للعرف “یعنی: جب اس کی شرط رکھ لی جائے تو یہ کام عرف کے سبب اسی پر لازم ہوں گے۔ (ردالمحتار، جلد9، صفحہ471، دار المعرفہ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”عن ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی انہ اجاز شرط الحصاد والرفع الی البیدر والدیاس والتذریۃ علی المزارع لتعامل الناس وبعض مشائخنا ممن وراء النھر یفتون بہ ایضا وھو اختیار نصیر بن یحیی ومحمد بن سلمۃ من مشائخ خراسان کذا فی البدائع “یعنی: حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مزارِعین کے تعامل کے سبب کٹائی، کھلیان تک لیجانے اور دانوں کی صفائی وغیرہا، تمام کاموں کو مزارِع پر لازم قرار دینے کو تعامل کی بنا پر ”جائز“ ارشاد فرمایا۔ ہمارے ماوراء النہر کے بعض مشائخ نے بھی اِسی پر فتوی دیا۔ یہی قول خراسان کے مشائخ مثلاً: نصیر بن یحییٰ اور محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہم کا اختیار کردہ ہے، جیسا کہ ”بدائع الصنائع“ میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد05، صفحہ237، مطبوعہ بیروت)

ہمارے یہاں برصغیر کا عرف بھی یہی ہے کہ مالک زمین صرف زمین دیتا ہے اور بقیہ تمام کام مزارع کے ذمہ ہوتے ہیں، چنانچہ امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”ان ھھنا البذر والبقر والعمل کلھا من المزارع دون رب الارض “یعنی: ہمارے یہاں برصغیر میں بھی بیج، بیل اور تمام کام مزارِع کی طرف سے ہوتے ہیں، مالکِ زمین کی طرف سے نہیں۔ (جد الممتار، جلد06، صفحہ417، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

22 ربیع الثانی 1445ھ / 26 اکتوبر 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com